

ملنے رہ گئے کہ مولانا صرف ان کی طرف ایک نگاہ ہی کر کے کرم فرمادیں۔ لیکن مولانا ان سب سے بے نیاز تھے مخلوق کے بیچ میں ان کو اپنا سادہ بوریہ بستر ہی میں مخلوق کی شان و شوکت کی خوشبو ملتی تھی۔ انہیں عیش و آرام اور جدید آسائشوں سے بچے دھجے شان و شوکت کے مخلوق کے بجائے اپنی سادگی میں راحت و اطمینان نصیب تھا ان کی مسرت سادگی کی زندگی میں تھی اور یہ بات موجودہ دنیا میں صرف حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندوی ہی کی شخصیت میں پہاں تھی۔ ایسی ہمہ جہت صفات شخصیت اب ہمارے درمیان میں نہ رہی ہے یہ کس قدر دکھ ہمدہ اور اتھاہ غم کی بات ہے۔

اب اسے ڈھونڈ چرائیں رخ زیبالے کر

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی عالم اسلام کی بیسویں صدی کی سب سے بڑی اور سب سے اہم و بے مثال ہستی تھی جو بیسویں صدی میں پیدا ہوئی اور جسے بیسویں صدی نے ہی ہم سے چھین بھی لیا اور ہم سب روتے بلکتے ہی رہ گئے۔ ادارہ ندوۃ المصنفین عالم اسلام سے عالم انسانیت سے اس حادثہ وفات پر اظہار تعزیت کرتا ہے۔

ہزاروں سال زنگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے جہاں میں دیدہ و رپیدا

☆☆☆

عزیز گرامی قدر اطال اللہ بقا اسلام علیم و حمتہ اللہ و برکاتہ

آپ کے خط سے جس کی تاریخ کتابت صاف نہیں پڑھی گئی۔ رفیق گرامی قدر مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب عثمانی کے صاحبزادہ نجیب الرحمن عثمانی کے انتقال کی اطلاع ملی۔ معلوم کر کے افسوس ہوا اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور آپ کے عمر عافیت اور مفتی صاحب کے اخلاف زندگی اور صحت و توفیق میں برکت دے۔

دعا گو

ابوالحسن علی ندوی

☆☆☆